نظرات

ملکہ انگلستان الزبتھ دوم ہندوستان کی آزادی کے پچاس برس مکمل ہونے کے سلسلہ میں صدر جمہوریہ ہند کی دعوت پر ہندوستان تشریف لائیں اور ایک ہفتہ ہندوستان میں مختلف پروگراموں میں اپنی شمولیت کرنے کے بعد واپس لندن روانہ ہوگئیں۔ ہندوستان میں اس بار ان کا وہ استقبال نہیں کیا گیا جو ۱۹۶۱ء اور ۱۹۸۳ء میں کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے کچھ بیانات اخبارات میں ایسے شائع ہوئے جسے ہندوستان کے عوام نے پسند نہیں کیا اور یہ بات ہمارے خیال میں ہندوستانی عوام کے لئے کوئی خوبی یا خوشی کی بات نہیں ہے کہ اگر کسی سے اختلاف ہے تو اس پر بُرا مان اور روٹھ کر الگ بیٹھ جایا جائے۔ یہ ہندوستانی تہذیب و شرافت اور مزاج کے یقیناً خلاف بات ہے۔ مگر اسے کیا کیا جائے کہ ہمارے یہاں ووٹ کی سیاست نے ہر اس چیز کو پلٹ کر رکھ دیا ہے جسیں ہندوستان کی خوبی، ہندوستان کی انسانیت، ہندوستان کی رواداری و شرافت ہندوستان کی تہذیب و بڑائی نمایاں شے ہے۔ ہندوستان کی شہرت تھی یہاں دوسرے کے خیالات کو شرافت سے سُنا گیا ہے یہاں دوسروں کے مذاہب کا احترام کرنے کا دستور عام ہے۔ لیکن آج ہندوستان کی یہ شہرت باقی ہے یا اس میں کچھ کمی آئی ہے اس کا اندازہ ہر شخص کو بخوبی ہے ۱۹۹۲ء میں ایک جم غفیر نے بابری مسجد کو ڈھا کر ناچ و گانا گایا اور خوشیاں منائیں اس وقت ہندوستان کا دانشور طبقہ خون کا آنسو رو رہا تھا کہ آنے والے وقت میں اس مذموم فعل کے نتائج ہندوستان کی عزت و عظمت کو خاک میں ملا کر رہیں گے۔ چنانچہ آج ہم وہی دیکھ رہے ہیں کہ جس جگہ ہندوستان کی خوبیاں کے

تذکرے ہوتے تھے وہاں اب ہندوستان کی ان خامیوں کا ڈھول پیٹا جا رہا ہے۔ یہ بہت ہی غلط اور گھٹیا بات ہے کہ ہندوستان کے بارے میں غیر ممالک میں اس طرح کے خیالات پروان چڑھیں اگر دیکھا جائے تو اس بدترین فعل کے ہم خود ذمہ دار ہیں ہم اپنے کردار و حالات سے ایسا موقع کیوں فراہم کرتے ہیں کہ جس سے ہمارے بارے میں کوئی غلط خیال و تصوّر قائم کرے۔

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم ہماری محترم مہمان تھیں اور ہمارا فرض تھا کہ ہم اپنے ملک کی عظیم اعلیٰ روایات کے پیش نظر ان کا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے۔ ان کے خیالات کو یہ سمجھ کر کہ ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہے۔ گوارہ کرتے اور اس پر بُرا نہ مانتے صرف اس لئے کہ یہ ایک مہمان کے خیالات ہیں اور مہمان کی عزت ہندوستان کی عظیم روایات میں شامل ہے۔ برطانوی ملکہ کے دورہ کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ برطانوی سرمایہ کاری اور ٹکنالوجیکل تعاون کو فروغ دینے کے امکانات کا جائزہ لینا۔ کیونکہ ملکہ کا دورہ زیادہ سے زیادہ اس سرمایہ کاری کی ضرورت اور امکان کی طرف برطانوی اور ہندوستانی سرمایہ کاروں کی توجہ مبذول کرنے میں مدد کر سکتا ہے اور وہ بھی ایک حد تک۔ ہم نے اس بات کو سمجھنے کے بجائے ان سوالات کے جاننے میں اپنا وقت ضائع کیا جن کے جوابات سے ہندوستانی عوام کو اب کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے۔ بوسیدہ سوالات کے بوسیدہ جوابات پا ناہی کیا ہم مقدر بنا ناپسند کریں گے۔ ہم ہندوستانیوں کو بہر حال حقائق سے ہر وقت آگاہ رہنا چاہیئے۔ یہ ہی بات ہمارے مستقبل کے لئے نیک فال ثابت ہو سکتی ہے۔

لیکن یہاں ہم ایک بار ضرور کہنا چاہیں گے کہ ملکہ انگلستان کو سیاسی حالات کے سلسلے

میں بیان بازی سے احتراز کرنا چاہیئے تھا کیونکہ آج کل ہر ملک اپنے حالات کو خوب سمجھتا ہے اسے کیا کرنا ہے اور کیا کرنا چاہیئے اس میں کسی دوسرے ملک کے سربراہ کی مداخلت یقیناً ناقابل برداشت بات ہے۔ ان کے وزیر خارجہ مسٹر روبن گک نے کشمیر کے بارے میں غیر حقیقت پسندانہ بیان نے ہندوستانی عوام کے جذبات کو جو ٹھیس پہنچائی ہے۔

اس کے سلسلے میں ملکۂ انگلستان کیا کہہ کر صفائی پیش کریں گی۔ جہاں میزبان کے لئے حد ادب ہے وہاں مہمان کے لئے بھی تو کچھ تہذیب و شرافت کی پابندی عائد ہوتی ہے مہمان جب میزبان کی عزت نفس پر ہی حملہ آور ہونے کی کوشش کرنے لگے تو آخر میزبان کو کب تک مہمان کی عزت کا خیال رکھنے کی بات کب تک یاد دلائی جاتی رہے گی۔ میزبان کے آداب تو یاد کرلئے جائیں مگر مہمان اپنے آداب کو فراموش کردے اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو یہ ناانصافی کب تک چلے گی یہ سمجھنے کی بات ہے۔ کشمیر ہندوستان کا ہے اتنی موٹی حقیقت اگر ہمارے مہمان یاد کرکے نہ آئیں تو پھر معاف کریں اسمیں قصور ہمارا نہیں مہمان اپنی عزت کی خود مٹی پلید کرنے کا باعث ہے۔ ہماری آزادی کے درمیان میں غلامی کی دقیانوسی باتوں سے ابھی تک چمٹے رہنا کوئی عقل و دانش کی بات نہیں ہے۔

اپنے دورۂ ہند کے درمیان میں ملکۂ انگلستان الزبتھ دوم نے یہ کہا ہے کہ دہلی گندہ شہر ہے۔ اس بات پر ہم سب کو چوکنا ہونا ہی تھا یہ بات ملکۂ انگلستان نے جس وجہ سے بھی کہی ہے اس سے قطع نظر ہم یہ کہیں گے کہ انہوں نے حقیقت میں بالکل صحیح کہا ہے اور ہم ہندوستان کے لئے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جو حقیقت ہم پاس و قریب رہ کر نہ جان سکے اور نہ سمجھ سکے وہ حقیقت ہزاروں میل دور سے آئی ملکہ کو ایک دن ہی میں ظاہر ہوگئی۔ یہ کس قدر تعجب کی بات ہے اور ہمارے لئے ڈوب مرنے کا بھی مقام ہے چلو بھر پانی میں۔

انگلستان کی ملکہ ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں عالیشان جگہ ٹھہریں جہاں کے در و دیوار شیشے کی طرح صاف شفاف ہیں اور جن جگہوں سے ان کی سواریاں کاروں میں گذریں وہ سڑکیں بھی انتہائی صاف ستھری شیشے کی طرح چمکدار تھیں اس کے باوجود انھیں دہلی شہر کی گندگی نظر آگئی یہ ہم ہندوستانیوں کے لئے کس قدر تعجب کی بات ہے اس میں ہمارے لئے کس قدر سبق ہے یہ بیان سے باہر ہے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انگلینڈ کے جمہوریت واقعی جمہوریت ہے جہاں عوام کے مسائل سے حکمراں طبقہ ہر طرح واقف و آگاہ ہے۔ ایک غیر ملک کی راجدھانی کی گندگی اس کی ملکہ کی نظر سے اوجھل نہ رہ سکی تو پھر اسے اپنے یہاں کے عوام کے مسائل کی کس قدر جانکاری ہوگی اسے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

دہلی شہر کی گندگی کا ذکر ملکۂ انگلستان کی زبان سے سن کر ہمارے ملک کے حکمرانوں اور دہلی کے وزیر اعلیٰ کے منہ پر زور سے طمانچہ پڑا ہے اس کے بعد اگر ہم میں ذرا بھی شرم و حیا باقی ہے تو عوام کے سامنے اپنی کوتاہیوں کا برملا اظہار کرتے ہوئے ان کے مسائل کو حل کرنے کی طرف راغب و آمادہ ہونا چاہیئے مگر نہیں دہلی کے وزیر اعلیٰ صاحب سنگھ کہتے ہیں کہ ملکۂ انگلستان نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ جبکہ دیگر لیڈران نے ملکۂ انگلستان کے اس بیان پر کہ دہلی شہر گندہ ہے پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے کہ انہیں ایسا بیان دینا نہیں چاہیئے۔ کانگریس کے لیڈران نے اس بیان کے سہارے حکمراں جماعت کے خلاف بیان بازی شروع کر دی ہے۔ مگر اس کے تدارک کے لئے کسی لیڈر کی طرف سے ہمارے سامنے کوئی ایسا پلان نہیں ہے جس سے دہلی کی گندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ نئی دہلی کے روزنامہ نوبھارت ٹائمس ہندی نے اس پر سروے کرایا ہے عوام الناس کی سو فیصدی رائے میں دہلی گندہ شہر ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس حقیقت کے اجاگر ہونے کے بعد بجائے دہلی کی گندگی کو دور

کرنے کے منصوبے عمل میں لائے جائیں۔ ایکدوسرے پر الزام تراشیاں شروع ہوگئی ہیں دہلی میونسپل کارپوریشن اور نئی دہلی نگر پالیکا پریشد اور دہلی چھاؤنی بورڈ میں ہلچل ضرور مچی ہے سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں عوام باور کرا رہے ہیں مگر کسی نے بھی دہلی شہر کی گندگی پر اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں دکھایا ہے۔ میونسپل کمشنر نے اگر مگر کے ساتھ دہلی شہر کی گندگی پر اظہار خیال کیا ہے اسی طرح وزیر اعلیٰ دہلی اور حزب اختلاف کانگریس کے لیڈران نے بھی اخباری بیانات کا سلسلہ دہلی شہر کی گندگی پر شروع کر دیا ہے. لیکن کسی کے پاس بھی عوام کے اس سب سے ضروری اور بڑے مسائل کے سدِ باب کے لئے کوئی فارمولہ نہیں ہے. گندگی جو انسانوں کی بیماری کا باعث ہے اور جس سے آدمی موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے اس سب سے بڑے اہم مسئلہ پر ہمارے حکمرانوں کا رویہ کس قدر شرمناک ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ملکۂ انگلستان دہلی شہر کی گندگی پر اظہار خیال کر کے جا چکی ہیں۔ اب ہمارے عوام کو انتظار ہے کہ ملکۂ انگلستان نے دہلی کی گندگی کی طرف ہمیں جو توجہ دلائی ہے ہم اسے دہلی کے عوام کے مفاد میں کب اس پر عمل کرتے ہوئے دہلی شہر کی گندگی کو دور کر کے دہلی کو ایک صاف ستھرا شاہی شہر بنانے کے لیے کوشش و جد و جہد کریں گے۔

مہنگائی نے ہندوستانی عوام کی کمر توڑ کر رکھدی ہے مہنگائی اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتی ہے جس تیز رفتاری کے ساتھ ریلیں چل رہی ہیں دوڑ رہی ہیں اسی تیزی کے ساتھ مہنگائی نے عوام الناس کا کچومر ہی نکال دیا ہے اخبارات میں سیاسی لیڈران کے بینک کھاتوں کی داستانیں چھپتی رہتی ہیں جن میں کروڑوں اربوں روپے کا تذکرہ ہوتا ہے مگر عوام کا حال یہ ہے کہ انکو دو وقت کی روٹی کے لئے کس طرح پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں وہ صرف وہی جانتے ہیں کب تک اس مہنگائی کی چکی میں عوام پستے رہیں گے. حد ہو چکی ہے اب تو اس مہنگائی کو بڑھنے سے روکنا ہی ہوگا ورنہ ڈر ہے کہ عوام کا غصہ کوئی گل نہ کھلا دے۔ خدا خیر کرے!